اللہ کوسب سے بہترین چیز دو

قرآن پاک کو سمجھنے کی اس مبارک کلاس میں آپ سب کوخوش آمدید ہیں۔آج انشاءاللہ العزیز سورۃ المزمل کی آیت نمبر۱۰ سے ہماری گفتگو کا آغاز ہوگا۔میرے ساتھ تلاوت کرے۔

آیت #10

وَاصۡبِرۡعَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِیۡلًا. وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَةِ وَ مَهِّلۡهُمۡ قَلِیۡلاً. اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡماً. وَّطَعَاماً ذَا غُصَّةٍوَّعَذَاباً اَلِیۡماً. یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡ ضُ وَالۡجِبَالُ وَ کَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡباً مَّهِیۡلاً. صَدَقَ اللّٰهُ الۡعَظِیۡمُ.

آج آیت نمبر۱۴تک پڑھنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔پچھلی آیات میں جوگفتگوہوئی تھی دہرادیتاہوں تاکہ ذہن تازہ ہوپھرہم آگے پڑھنے کی سعادت حاصل کرے۔

تعارف

ارشادکیاگیاتھاکہ اے نبیﷺ! آپ دن میں بڑے مصروف ہوتے ہیں ہم آپ کی مصروفیات کو بڑی محبت سے دیکھتے ہیں اورساتھ اللہ نےحکم دیاتھاکہ آپ میرے نام کا ذکرکیاکرےاس پربات ہوئی تھی اور بڑی تفصیل سے ہوئی تھی کہ اللہ نے اپنے ناپ کے ذکر کو بڑاپسندکیاہےتوحضورکوحکم بھی یہی تھاکہ آپ میرے نام کی مالاجپاکرے میرے نام کاذکرکرےاورپھرآپ سے اللہ نے یہ بھی ارشادکیاتھاکہ آپ دوسروں سے کٹ کراسی کی طرف توجہ رکھے۔

تَبَّدلۡ اِلَیۡهِ تَبۡدِیۡلًا کی وضاحت

تَبَّدلۡ اِلَیۡهِ تَبۡدِیۡلً ااس پربھی ہماری گفتگوہوئی تھی کہ تبدیلاکیاہے۔اس میں اللہ نےفرمایاتھاکہ کیوں آپ کٹ کررہے کیونکہ میں ہی مشرق اورمغرب کا رب ہوں اورمیرے سواکوئی معبودبھی نہیں ہےاورمیں ہی آپ کااصل وکیل ہوں،آپ کی وکالت میرے ذمہ ہے،اپناکارستاذمجھے بنائے میں ہی ہوں آپ کاوکیل۔تو اللہ نے بڑی خوبصورتی سے ان باتوں پرآقا کی اس طرف توجہ فرمائی تھی،پھریقیناً آقااس پرمصروف رہےہوگے،پھرآپ نے انہی پرتوجہ رکھی ہوگی۔تبدل الیہ تبدیلا کےاندرایک بڑامعروف اشارہ اوربھی ہے۔تبدل ہےسب سے کٹ جانایہ حضرت فاطمۃ الزھرہ کالقب بھی بتول آپ کوکہاجاتاہےجوآپ کے نام کاحصہ ہےاوربتول اسی آیت سے ہے۔یعنی آپ کے نام کی یہ خصوصیت تھی اورمفسرین بھی اس بات پراتفاق کرتےہیں کہ اس پوری آیت پرحضرت سیدہ فاطمہ ہی اترتی ہےحضورکےبعدوہ ایسےتھی کہ سب سے کٹ کراللہ سےجڑی ہوئی تھی کہ ایک رات کاسجدہ بھی پورانہیں ہوتاتھافرماتی تھی کہ یااللہ تیری راتیں کتنی چھوٹی ہیں کہ فاطمہ کاایک بھی سجدہ پورانہیں ہوتاتو آپ کی یہ خاصیت تھی کہ آپ کواللہ نے یہ برکت دی ہوئی تھی کہ پوری کائنات میں اس آیت کاکوئی بھی حق ادانہیں کرسکاجس طرح فاطمہ نے اداکیا۔

وَاصۡبِرۡعَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ اقرآن کاسب سے بڑااصول

آج جوبات حضورکوارشادفرمائی گئی آیت نمبر۱۰

سورۃالمزمل **وَاصۡبِرۡعَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ** صبرکیجئےان کی دل آزارباتوں پراوران سےالگ ہوجایئے بڑی خوبصورتی کےساتھ مل کے کہےسبحان اللہ اپنےاندرایک بہت گہراسمندر رکھنےوالی معرفت کا،مفہوم کا،معنوں کایہ آیت کریمہ ہے کیونکہ اب حضورکوتبلیغ کرنی تھی اوراب آپ نے بہت ساری ساری جگھوں پرجاکرقرآن سناناتھااورآپ نے اللہ کے پیغام کوعام کرناتھا۔تولوگوں نے پھرآپ کوبہت کچھ کہناتھاکسی نےآپ کوجادوگرکہناتھا،کسی نےآپ کوکاہل کہناتھا،کسی نےآپ کوفسادمچانےوالاکہناتھاکسی نےکچھ کہناتھا،کسی نےبہت کچھ کہناتھاان سب باتوں سے اللہ نے پہلےہی آگاہ کردیاتھاکہ اے نبی!یہ تمہیں جوکچھ بھی کہےگےتم نے واصبرصبرہی کرناہے۔چپ رہناہے،خاموش رہناہے،کچھ بھی کوئی کہے،تمہارادل ٹوٹےگا،تجھے تکلیف ہوگی،تجھے آزارمحسوس ہوگاظاہرہےآپ میرےمحبوب ہےاورآپ سب دیکھ بھی رہےہیں،قرآن آرہاہےآپ پر،جبرائیل آرہاہے بار

بار لیکن یہ لوگ آپ پر جتنی بھی باتیں کرے لیکن آپ نے چپ ہی رہنا ہے۔مل کے کہے سبحان اللہ یہ اتنا بڑا اصول ہے قرآن کا، اسے عام ذہن نہ سوچ سکتا ہے نہ عام ذہن اسے جذب کر سکتا ہے۔عام آدمی کے ذہن کی پہنچ سے بہت دور کی ہے یہ بات کہ جو بھی لوگ کہے تم نے چپ رہنا ہے، خاموش رہنا ہے اور صبر کرنا اور صبر کرنا صرف خاموش رہنے کو نہیں کہتے بلکہ صبر آگے سے دعا دینے کو بھی کہتے ہیں صبر یہ نہیں تم خاموش ہو جاؤ اور اندر سے گالیاں دو یہ صبر نہیں ہے کہ ابھی تو چپ ہوں لیکن جب موقع ملا تو دیکھنا چنے چبوا دوں گا یہ اگر سوچا تو یہ صبر نہیں ہے۔اللہ کہہ رہا ہے صبر کرے علی مایقولون جو بھی یہ کہہ رہے ہیں۔

چھوٹے ذہنیت کے لوگ اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے

اب جو middle چھوٹا ذہن ہوتا ہے۔وہ تسلیم نہیں کرتا ہے مجھے کہا کس نے میں جانے دوں اسے، میری عزت کا کیا بنے گا یعنی میں چپ ہو جاؤں خاموش ہو جاؤں اگر مجھے کوئی گالی دے دیں مجھے زندگی بھر کے لئے کوئی ذلیل وخوار کر جائے اور میں چپ ہو جاؤں۔یہ کیسے ہو سکتا ہے جھوٹ ہے سب، میں نہیں مانتا اسے ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دے گے۔ہم عزت والے لوگ ہیں ہم خاندانی لوگ ہیں ہم فلاں ہیں ہم نہیں چھوڑے گے قرآن کہہ رہا ہے تم نے چپ رہنا ہے سب مل کے کہو سبحان اللہ۔تم نے خاموش رہنا ہے اور یہ کسے کہا جا رہا ہے جو اس دنیا کا سب سے بڑا حکیم ہے، جو سب سے بڑی حکمت رکھتا ہے جو کبھی لوگوں پر وہ بات کر ہی نہیں سکتا جو ان کے دلوں میں تکلیف پیدا کرے۔جو پہلے ہی بات نہیں کرتا اسے تلقین کی جا رہی ہیں اے نبی آپ نے بات نہیں کرنی آگے سے۔چونکہ یہ ایک ایسا زریں اصول ہے جسے اگر اللہ اسے کسی کو دیں دے اس کے بعد اللہ اس کے لئے عزت کے مینار کھڑے کر دیتا ہے۔کہ وہ چپ رہا خاموش رہا، اس نے فساد نہیں مچایا اس نے آگے سے بات نہیں کی۔

حضرت علیؓ کا قول

حضرت علیؓ کی ایک بات ایسی ہے جو میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے وظیفہ کی طرح پڑھے۔یعنی اسے وظیفہ بنائے اپنا، اسے پڑھے روز، جیسے آپ اللہ ھو اللہ ھو پڑھتے ہیں روز، آپ یا رحیم یا رحیم پڑھتے ہیں جیسے درود خضری پڑھتے ہیں۔استغفار وظیفہ کے طور پر پڑھتے ہیں۔اسی طرح اس بات کو بھی وظیفہ کے طور پر پڑھے۔جو میں ابھی عرض کرنے لگا ہوں آپؓ فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی تمہیں برا کہے اور تم غصہ میں آ جاؤ تو تم واقعی برے ہو''

اس جملے کو وظیفہ کی طور پر پڑھنا چاہیئے اگر کسی نے تمہیں برا کہہ دیا ہے گالی دے گیا ہے، جھوٹا کہہ گیا ہے، بد بخت کہہ گیا ہے، مکار کہہ گیا ہے، لعنت بھیج گیا ہے اور اب تم اگر غصہ میں آ گئے ہو تو تم واقعی برے ہو اسے پتہ نہیں کہ تم اس سے زیادہ بد بخت آدمی ہو۔اسے ابھی تھوڑا پتہ چلا ہے تمہارا تم اس سے زیادہ اندر سے جاہل، نالائق اور غافل ہو اسے ابھی تھوڑا پتہ چلا ہے اس نے تھوڑی سی بات کر دی جو غصہ آیا ہے نہ اسی لئے آیا ہے۔ورنہ جو نیک ہوتا ہے جسے اللہ نے برکتیں اور عزتیں دی ہوتی ہیں۔وہ ہنستا ہے کیا کرتا ہے وہ ہنستا ہے کہتا ہے اسے پتہ ہی نہیں بیوقوف کو چلو خیر ہے ابھی بچہ ہے اسے علم نہیں ہے، کبھی آ جائے گا ہاتھ چومے گا انشاءاللہ اسے ابھی پتہ نہیں ہے، محبت کرتا ہے آگے سے ہنستا ہے وہ دعا دیتا ہے اللہ اسے ہدایت دے۔اللہ اسے سوچ دے اسے پتہ چلے کہ یہ کس کو کہہ رہا ہے تو **بزرگوں کا یہ طریقہ ہے جو حضور کو سکھایا گیا حضور کے ذریعے کائنات کے ہر مبلغ کو دیا گیا**، ہر اچھی بات بات کہنے والے کو، نیکی کرنے والے کو، دین پھیلانے والے کو، ہر نیکی کے نمائندہ کو، عورت کو تو آپ چھوڑ ہی دے اس کو بات کر کے بندہ جائے کہاں، کیا بندہ کہہ سکتا ہے ، بات کر کے بندہ جائے کہاں، چاہے شوہر ہو، باپ ہو، ہمسایہ ہو کوئی جائے کہاں جو عورت کو بات کر گئے ہیں چھوٹی عقل ہے بہت ان کی، بہت کم ہے جو اس اصول کو ہلکا سا سمجھتی ہے۔ورنہ ساس جائے کہاں بات کر کے، نند نے بات کی ہے میں نے اڑا کر رکھ دینا ہے، میں نے طلاق لے لینی ہے۔میں نکل جاؤں گی، مجھے چھوڑ دو سارے، مجھے کیوں کہا گیا، بچے بھی رکھو، میں جا رہی ہوں بس۔او بھئی یہ تو بہت چھوٹا لفظ ہے تو تو اس سے بھی زیادہ گھناؤنی ہے، تجھے غصہ آ گیا اس کا مطلب تو اس سے بھی زیادہ بری تھی، حضرت علیؓ کا فرمان جھوٹا نہیں ہو سکتا۔سب مل کے بولو سبحان اللہ۔آپ جو کہتے ہیں آپ کی بات حکمت کی اعلی بلندیوں پر ہوتی ہیں۔لہذا ان کا معاملہ ہی بہت نازک ہے بہت ہی تکلیف ہوتی ہیں، مرد کا معاملہ ذرا اور ہوتا ہے لیکن ان میں بھی خاندانی اور self respect کو لے کر کہ میں ایک مرد ہوں، محلے میں عزت ہے میری دو چار لوگ سلام کرتے ہیں مجھے۔میں فلاں ہوں، میں جٹ شیخ فلاں ہوں، تو مجھے کوئی کچھ کہہ جائے مرد اس حوالے سے ہے، عورتوں کے ساتھ گھروں میں ہی اتنا کچھ ہو جاتا ہے کہ یہ اصول وہ نہیں سمجھ پاتی اگر خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں سامنے قرآن کھلا پڑا ہے کوئی اس اصول کو سمجھ جائے تو ساری زندگی سکون سے گزرے گی بھئی میں ہوں نہیں۔

سیرت النبیؐ کا ایک پہلو:

آ قاعلیہ کے سامنے ابوجہل کیسے کیسے جملے بولتا تھا، کیسے کیسے الفاظ بولتا تھا کس قدر سخت لفظ سنے ہیں آ قا نے انسان اس کی تاب نہ لا سکے جو حضور نے سنے ہیں لیکن آ قا خاموش رہتے کیونکہ اللہ کا حکم بھی تھا، کچھ آپ کی طبیعت بھی ایسی تھی اور یہ دونوں مل بھی گئے تھے، یہ ایسا نہیں تھا کہ حضور کو ایسا کہا گیا تھا تو انہوں نے ایسا کیا تھا، وہ پہلے ہی ایسے تھے۔مل کے کہو سبحان اللہ! پہلے ہی آپ اس پر فائز تھے کہ صبر کرے، وہ بولتا جاتا اس نے جتنے گندے القابات آپ کو دیئے، آپ نے کہا تم جو مرضی کہہ لو میں تو محمدؐ ہوں میرا نام تو یہ ہے ہی نہیں جو تم لے رہے ہو میرا صحیح نام لو نہ، کیا نام ہے میرا محمدؐ ہے نام تم پتہ نہیں کسے کہہ رہے ہو؟ آپ سوچے جب آپؐ نے یہ جملہ بولا ہوگا تو سامنے والے کا کیا حال ہوگا؟ تصور کریں انسان اور اسی طرح بے مثال آپؐ کی سیرت سے کئی مثالیں ملتی ہیں۔جب بھی آپ کو کچھ کہا گیا ہے آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا ہے آپ ہمیشہ خاموش رہے ہیں۔

اللہ کا جواب

جب بھی کچھ کہا گیا ہے تب اللہ نے خود قرآن میں جواب دیا ہے تبی ید ابولہب تیرے ہاتھ ٹوٹ جائے نبی نے تو نہیں کہا اللہ وہ جو مرضی کہے ان اللہ علی کل شیء قدیر۔اللہ نے جواب دیا ہے تیرے ہاتھ ٹوٹ جائے تو میرے نبی پر پتھر مارتا ہے ان ہاتھوں سے، تیری بیوی منجھ کی رسی سے پھانسی لے کر مر جائے۔بددعا ہے خدا کی تیرے لئے اور ایسا ہی ہوا۔وہ منجھ کی رسی سے ہی مری تھی اور ابولہب کو موت بھی بڑی گندی آئی تھی۔اللہ نے ہی جواب دیئے حضور نے کبھی جواب نہیں دیئے۔لیکن یہ بات عام ذہنوں کے لئے ہے نہیں وہ اسے نہیں قبول کر سکتا کہتا ہے یہ ہو نہیں سکتا حد ہوگئی جی، مطلب کہ آپ کہہ رہے کہ میں چپ رہوں، قرآن سے بتا رہے کہ میں صبر کروں نہیں نہیں یہ نہیں ہو سکتا، بڑے افسوس کے ساتھ یہ عام ذہن کی بات نہیں ہے اس کو بڑے high level mind (سبحان اللہ)! عظیم لوگوں کا طریقہ یہ ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ کا واقعہ

امام اعظم ابوحنیفہؒ نے کئی بار یہ بات عرض کی، ایک شخص درس کے دوران آپ کو گالیاں دیتا رہا آپ سنتے رہے گھر تک لے گیا گھر چلے گئے، گھر میں داخل ہونے سے پہلے پھر بھی اس کے دل کا خیال رکھا، کہا بیٹے میں گھر کے اندر جانے لگا ہوں اگر تیرے دل میں اور گالی ہے تو وہ بھی بھیج، مطلب تیری لغت vocablary کم نہ پڑ جائے، چلو دو چار اور دینی ہے دے دو یہ نہ ہو کہ میں اندر چلا جاؤں اور تو ایویں باہر کھڑا رہے تیرا وقت ضائع ہو جائے گا۔وہ حیران ہو گیا یعنی ذرا بھی غصہ نہیں ہے۔

اسی طرح آپ بے شمار اللہ والوں کی مثالیں اٹھائیں ایسا ہی ہوتا ہے۔کون آپ کی بات سننے پر آمادہ ہوتا ہے کئی لوگ آپ کی بات پر اختلاف کرتے ہیں، کئی لوگ آپ کے ساتھ بدتمیزی کر جاتے ہیں بہت زیادہ دکھ دیتے ہیں اس کے لئے تعلیم یہی ہے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ ۔جو جو لوگ تمہیں کہے تم خاموش رہو انشاء اللہ کہہ دو سب، توفیق ملے تو اس بات کو یاد رکھنا۔

آ قا الصلوۃ والسلام کی سند

آ قا علیہ والصلوۃ والسلام نے خود بھی اس بات پر سند دی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا!

"جس نے اپنے آپ کو جھکا لیا اس وقت جبکہ وہ حق پر تھا، اسے پتہ تھا وہ سچ پر تھا اس نے معافی مانگ لی، اس نے خاموشی اختیار کر لی چپ رہا تو قیامت کے دن میں محمد ﷺ اس کی عزت کا ضامن ہوں۔"

اب حضور نے یہ جو بات کہہ کر مہر لگا دی ہے کہ تم حق پر ہو اور خاموش ہو تو میں ضمانت دیتا ہوں اس کی عزت کی، دنیا میں بھی عزت دار بناؤں گا ،اور قیامت والے دن بھی عزت لے کر دوں گا۔ہم اس بات کو نہیں سمجھ پاتے اور ساس سے لڑائی جھگڑا شروع کر دیتے ہیں۔بھائیوں سے لڑ پڑتے ہیں، ہم دوستوں سے لڑ پڑتے ہیں، ہم عزیزوں سے دور ہو جاتے ہیں کہ اس نے یہ کہا کیوں اسی ایک بات پر میں تمہیں سات خون معاف نہیں کروں گا، میں تمہیں دودھ نہیں بخشوں گی ماں بھی کہہ دیتی ہے یہ کیا ہو گیا بھئی، اتنا کس بات پر دکھ ہے کس بات پر تکلیف ہے، اللہ توفیق دیں دے۔بہت بڑی سعادت ہے اچھا بس اتنا ہی نہیں کہا بلکہ آگے دیکھے صبر تو کرنا ہی ہے۔

خوبصورتی سے الگ ہو جاؤ سے کیا مراد ہے؟

وَاهۡجُرۡهُمۡ هَجۡرًا جَمِيۡلً اگر آپ کو الگ ہونا پڑے اول تو ایسا کرنا نہیں صبر ہی کرنا ہے، لیکن کوئی بہت زیادہ تنگ کرتا ہے، بے حد تکلیف دیتا ہے تو **وَاهۡجُرۡهُمۡ** الگ تو ہونا ہی ہے، تو **هَجۡرًا جَمِيۡلًا** تو بڑی خوبصورتی سے الگ ہونا ہے آپ نے، بدتمیزی نہیں کرنی گالیاں نہیں دینی، آج سے تو میرے لئے مر گیا میں تیرے لئے مر گیا ایسے لفظ نہیں بولنے، اگر آپ نے دور ہونا ہی ہے تو **هَجۡرًا جَمِيۡلًا** تو بڑے اچھے انداز میں ہونا، آہا کیا اللہ نے یہ نفیس راز دیا ہے، نفاست بھرے دلوں کا یہ طریقہ ہے کہ جن کے دلوں میں نفاست ہوتی ہیں، جن کے دل صاف ہوتے ہیں، اگر وہ تنگ آ گیا ہے اور آپ بھی اس سے تنگ و نگ ہو گئے ہیں، اب اگر الگ ہونا ہے تو حکم یہ نہیں ہے کہ لڑائی کر کے الگ ہونا ہے اب لڑائی نہیں کرنی بڑے پیار سے الگ ہونا ہے۔

طلاق کا سنتی طریقہ کیا ہے؟

حضورﷺ نے اپنی زندگی میں صرف اپنی ایک زوجہ کو طلاق دی ہے، اس نے طلاق مانگ لی تھی آپ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے کہا میں نہیں رہ سکتی ،آپ نے کہا ٹھیک ہے، جس طرح آپ کہتی ہے ویسے ہی کرتے ہیں۔ آپﷺ نے طلاق دی پہلے مہینے طلاق دی پھر جب وہ پاک ہوئی تو دوسری طلاق دی، پھر جب وہ اگلے مہینے پاک ہوئی تو تیسری طلاق دی، پھر تین مہینوں میں ایک ایک کر کے طلاق دی یہ سنتی طریقہ ہے طلاق دینے کا ایک دفعہ میں ہی طلاق بول دینا ایک غیر شرعی طریقہ ہے، طلاق ہو جائے گی تین دفعہ بولنے سے، لیکن یہ ناپسندیدہ ترین طریقہ ہے۔ ہو سکتا تم وقت دیتے تو ٹھیک ہو جاتا سبیل نکل آتی کوئی سبیل صلح کی، پھر دوسری دے دیتے پھر ہو سکتا دور ہو جائے تو رنگ اور زیادہ اڑ جاتے ہیں اچھا تو اب ختم ہو جانا ہے ہو سکتا ہے لوگ اب صلح کے لئے آ جاتے لیکن اب تو معاملہ ہی ختم ہو گیا جب کہ حضور کا طریقہ یہ ہے جب تیسری طلاق دی با قاعدہ تو ان کے لئے باقاعدہ دعوت کا اہتمام کیا۔ کھانا پکایا گیا، گھر والوں کو بلایا گیا، بہترین کھانا پیش کیا روٹی دی پانی دیا۔ جب وہ جانے لگی تحائف دیئے، اونٹ دیئے ۔اور صحابہ سے کہا انہیں حفاظت سے گھر چھوڑ کر آؤ **هَجۡرًا جَمِيۡلًا** علیحدہ ہونا ہی ہے اچھے طریقے سے کرو، دور کرنا تو ہے آپ سے پیار بہت ہے، چلو کوئی بات نہیں سلام دعا رہے گی۔ میری آپ کے لئے وہی قدر ہے، میرے دروازے آج بھی آپ کے لئے کھلے ہیں۔ آپ جب مرضی ہے آ جائے چاہے نہ ملے لیکن میری طرف سے offer ہے آپ جب بھی آئے گی مجھے خوشی ہوگی، اسے کہتے ہیں خوبصورتی سے رشتے کو توڑنا۔ ہمارے ہاں تو عجیب حالات ہو گئے ہیں یار آپ کو میں کیا بتاؤں گھر میں جو ظلم عظیم برپا کیا جا رہا ہے گھروں میں، کیا بندہ کہہ سکتا ہے، گھروں میں ات مچائی ہوئی رشتوں کو توڑنے میں، ناراضگیاں ہو رہی ہیں، کوئی باپ سے ناراض ہے کوئی سسر سے ناراض ہے۔ کوئی بھائی سے ناراض ہے، کوئی ایک گھر اٹھائے جس میں سب خوش ہیں۔ کوئی ایک گھر دکھا دے، آپ چاہتے ہیں کہ آپ نمازوں سے عمل لے آئیں گے۔ قرآن پاک پڑھنے سے عمل لے آئیں گے۔ کیا سمجھتے ہیں آپ کہ عمرے حج کر کے آپ عمل لے آئیں گے۔ بھئی جو حضور کی تعلیمات ہیں۔ جو ایک انسانیت کے لیول پر جو چیزیں تھیں اسے آپ پورا نہیں کر پا رہے، اور چاہتے ہیں کہ سجدے کر کے گھروں میں امن آئے۔ جو نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور نہ کبھی اللہ ہونے دے گا۔ طریقہ وہی ہے جو طریقہ حضور کو دیا گیا ہے الگ ہی ہونا ہے تو پیار سے الگ ہو جاؤ، ایک دوسرے سے پیار سے بات کر کے الگ ہو جاؤ تو ایسی کئی مثالیں ہیں میں نے اشارہ دے دیا ہے اللہ عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

آگے ارشاد فرمایا:

وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَ مَہِّلۡہُمۡ قَلِیۡلًا کا مفہوم۔

جب حضور کو یہ باتیں سمجھا دی گئیں کہ ایک تو آپ نے صبر کرنا ہے اور دوسرا الگ ہو جانا ہے اگر آپ کو زیادہ تنگ کرے اور آقا نے بھی اس پر عمل فرمایا اور آپ نے کئی بار اظہار کیا ابولہب سے اور ابوجہل سے ٹھیک کرنے کی بڑی کوشش کی، پھر اللہ نے بھی حکم دے دیا کہ الگ ہو جاؤ ان سے۔ آپﷺ نے علیحدگی بھی اختیار کی بڑے پیار کے ساتھ اب اللہ نے بڑی اعلی بات کر کے معاملے کو ختم کر دیا ہے۔

وَ ذَرْنِی کی وضاحت کے بغیر گمراہی کا اندیشہ

اللہ فرما رہا ہے وذرنی آپ مجھے چھوڑ دے، کیا پکڑا تھا حضور نے اللہ کو۔ ذرا لفظ دیکھیے آپ **وَ ذَرْنِی** مجھے چھوڑے آپ، ہائے مل کر کہو سبحان اللہ، کتنا پیار ہے جیسے دو بھائی یا دوست اکٹھے کھڑے ہوا گر کوئی آپ کے دوست کو چھیڑ جائے یا تنگ کرے کہتے ہیں چھڈ ی ذرا میرا ہتھ میں آیا، کہو نہ مل کے سب سبحان اللہ! کیسا پیار ہے یار کیسی محبت ہے یار؟ اس پر بندہ قربان ہو جائے وذرنی آپ چھوڑ دو مجھے۔ کیا مولا کیا مطلب کیا اللہ کے رسول نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میری طرف سے آپ انہیں وقت دے، آپ چھوڑ دے مجھے کوئی پڑھ لے اتنا اور آگے نہ جائے وہ تو یقیناً گمراہ ہوگا یہ کیا کہہ رہا اللہ نبی کو کہ مجھے چھوڑ دو وہ اتنا پڑھے گا گمراہ ہو جائے گا سیاق وسباق نہیں جانا آگے پیچھے نہیں پڑھا قرآن کی آیت ہی اسے لے جائے گی قرآن سے پڑھا ہے کہ اللہ نے ہی کہا ہے مجھے چھوڑ دو میرا کوئی تعلق نہیں ہے آپ کے ساتھ استغفر اللہ ایسا نہیں ہے والمکذ بین اچھا کہا مجھے بھی چھوڑ دے اور جو آپ کو بھی جھٹلا رہے ہیں جو آپ کو نہیں مان رہے ہے آپ ان کو بھی چھوڑ دے، ان دونوں کو چھوڑ دو ذرا کیوں چھوڑ دے اور کن کو چھوڑ دے ایک تو جھٹلانے والوں کو واولی النعمۃ اور جو زیادہ مالدار ہیں یہ زیادہ پیسوں والے یہ بڑے پیٹوں والے، جن کے زیادہ bank balance ہیں جن کا پیسہ انھیں زیادہ سانس نہیں لینے دے رہا ان کو چھوڑ دو ذرا، اب ذرا مجھے بھی چھوڑ دو اور ان لوگوں کو بھی چھوڑ دو۔

مہلت دینے کی وجہ

اور دیکھیے آگے کتنا پیارا جملہ ہے حد ہی کر دی **وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا** اور تھوڑی سی مہلت دیں دے انہیں، اے نبی تم سے تھوڑ ٹائم چاہیے۔ ذرا اس جملے کی گہرائی میں تو جائے اے نبی تم سے تھوڑی مہلت چاہیے، تھوڑی سی مہلت دے دو ایسا کیوں کہا؟ ایسا اس لئے کہا کیونکہ آقا پر بہر حال بشریت بھی ہے، نورانیت بھی ہے، آپ کو جلال بھی آتا تھا، نرم مزاج بھی تھے سب کچھ تھا، تو کہیں نہ کہیں حضور کو ان پر غصہ بھی تھا کیوں کہ انہوں نے بھی ظلم کی حد کر دی تھی، تو حضور کی گفت وشنید کو دیکھ کر اللہ نے حضور کا ذہن اس طرح کا بنایا ہے کہیں آپ کے منہ سے ان کے لئے بد دعا نہ نکل جائے، میں یہ دن نہ دیکھوں کہ کہیں اے نبی تیرے منہ سے ان کے لئے بد عا نہ نکل آئے، کیونکہ انہوں نے اتنا سخت ظلم وزیادتی تمھیں پہنچائی ہوئی ہے کسی بھی وقت ہلکا سا بھی جملہ نکل آیا، تو ہم زمین آسمان اڑا کر رکھ دیں گے آپ کے اس جملے پر، ہم تو نہیں چھوڑے گے پھر، دیکھو بات کس پر آئے گی کہ محمدؐ نے بد عا دے دی استغفر اللہ! ہم آپ کی عزت کے محافظ ہیں ایسا کبھی ہونے نہیں دے گے، تم ذرا اور ٹائم دے دو انہیں مجھے بھی ٹائم دے دو اور ان مالداروں کو بھی ٹائم دے دو، ابھی کچھ نہیں بولنا آپ نے ایسا نہ کیجئے گا اور ایسا ہی ہوا، اور آقا ﷺ نے گفتگو نہیں کی اور یہ سارے بد بخت بدر کے میدان میں، جب غزوہ بدر ہوا اور جب حضور میدان میں پہنچے، آپ نے جس شام کو قیام کیا، اگلی صبح کو دن کو ۱۷ رمضان کو غزوہ بدر ہوا، آپ ۱۶ رامضان کو وہاں پہنچے۔ آپ نے اپنی لاٹھی کے ساتھ بدر کی زمین پر نشان لگایا۔ کہ یہاں فلاں بد بخت کی لاش پڑی ہوگی، یہاں فلاں کی لاش پڑی ہوگی، اس طرح آپ نے سارے نشان لگا دیئے ہیں اور دنیا نے دیکھا اور تاریخ گواہ ہے، جس جگہ آپ حضور نے نشان لگائے وہاں لاشیں پڑی ہوئی ہیں، اور آپ نے کہا ٹھہر جایئے اور ایسا ہی ہوا بدر کے میدان میں ان سب کو چن چن کر عتبہ، شیبہ، ابو جہل، ولید یہ جتنے بھی بڑے اکابرین قریش تھے، یہ سب خون وخاک میں تڑپا دیئے گے، ختم کر دیئے گئے، وجود مٹا دیا گیا۔ لہذا اللہ نے فرما دیا اگر آپ کے منہ سے کچھ نکل گیا تو پھر میری باری ختم ہو جائے گی میری باری ہے ان کے ساتھ کیا کرنا ہے۔

ہر کام کو اللہ کے سپرد کرنے کا نتیجہ

اللہ میں اس پر آپ سے ایک بات کروں اللہ کرے آپ کو سمجھ آ جائے، زندگی کا اصل رنگ نصیب ہو جائے، جب کوئی ایسا کرے گا اور چپ رہے گا اور ساتھ ہی ساتھ جب وہ الگ ہو تو محبت سے الگ ہو لڑ کر الگ نہ ہو، اگر کوئی اس بات پر عمل کرے گا تو اللہ خود اس کے دشمن کو ختم فرما دے گا، اس کے پیچھے لوجک ہے جو ان دو آیتوں سے جڑا ہوا ہے، جب اللہ ختم کرے تو کوئی شے رہتی ہے کیا تو تم ختم کرنے چلے ہو تو بہتر نہیں ہے کہ تم اللہ پر چھوڑ دو اسی پر اللہ نے ایک جگہ قرآن میں ایک آیت اتاری ہے، **وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ** اللہ نے کہا میرے بندوں مجھ سے یوں بات کرو" میں اپنے ہر کام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں" یہ جملہ اتنا بھاری، اتنا وزنی اور بڑا جملہ ہے کہ تم سوچو تم نے کیا کیا ہے، تم نے اپنا گھر اللہ کے حوالے کر دیا، اپنی زندگی کا ہر کام اللہ کو دے دیا تو اللہ بہترین پالنے والا ہے، اللہ اس کو بہترین سنبھالنے والا ہے، اللہ بہترین حفاظت کرنے والا ہے، اللہ اس کو بہترین

محفوظ کرنے والا ہے، کہا اللہ کے بندوں یہ کرکے دکھاؤ نا، **وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہ** ہر کام کو اللہ کے حوالے کرکے، بزرگوں نے فرمایا کہ جو یہ جملہ کہہ کر کام کرتا ہے اللہ اس کا کام توڑ چڑھاتا ہے۔ وہ کام توڑ چڑھتا ہے جو اللہ کے حوالے کیا جاتا ہے، بھئی اللہ کے حوالے ہو گیا کام باقی رہ کیا گیا وہ تو کرے گا پورا، اور وہ بڑا خوش ہوتا ہے

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہ جب کوئی بندہ کہتا ہے تو اللہ کیا کرتا ہے؟

جب کوئی بندہ اسے یہ کہے، لے لیا تیرا کام میں حاضر، آگے سے جواب کی بھی ضرورت نہیں، مولا دیا تجھے آگے سے کہہ لے لیا، تو دیتا جا ہم لیتے جائے گے، تیرا کوئی کام ہو تو میرے حوالے کر مجھے خوشی ہوگی کہ میرے بندے نے میرے ساتھ تجارت کی ہے، میرے بندے کے circumstances کچھ ایسے بن گئے تھے، وہ بیچارہ بے بس ہو رہا تھا اس نے میرے حوالے کام کر دیا، وہ سارا میں نے ہی پیدا کیا تھا، اب میں ہی ٹھیک کروں گا اور تیرا سارا کام میں ہی توڑ چڑھاؤں گا۔

لہذا اگر کسی نے ایسا کیا چپ رہا اور یہ دو شرطیں پوری کر دی اس کے لئے وعدہ ہے بزرگوں کا کہنا ہے اللہ اس کے دشمنوں کو صفحہ ہستی سے ایسے مٹائے گا اس کے دشمن باطنی ہو، ظاہری ہو، چھپے ہوئے ہو، نظر آتے ہو اللہ ان سب کو ختم کر دے گا جیسے حضور کے دشمنوں کو ختم کیا، ایسے ہی ہوا ان کے ساتھ، آگے **اللہ نے فرمایا:**

اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْکَالًا وَّ جَحِیْمًا

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہے، بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ استغفر اللہ انھیں آنے دو نہ ذرا۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا

ترجمہ

''اور ایسی غذا ہے جو گلے میں پھنس جائے گی نہ اندر جائے گی اور نہ باہر جائے گی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

جو آپ ﷺ کا دشمن وہ اللہ کا دشمن

کہا ابھی تو ٹھیک ہے انہوں نے زندگیاں تو گزار لی ہیں رنگ ان کے بہت لال ہے صحت بہت اچھی ہے ان کی۔ کھانا ہے ہمارے پاس ان کو کھلانے کو ساتھ ہم ان کو ایسی بھاری بیڑیاں پہنائے گے کہ دو قدم بھی نہیں چل پائے گے اور بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینک دیا جائے گا، جو تیرے دشمن ہے تیرے ساتھ دوستی نہیں کرنا چاہتے وہ ہمارے بھی دشمن ہے بات تو اسی پر ختم ہوتی ہے جو یار کا بھی یار ہے وہ ہمارا بھی یار ہے اور جو یار کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے انہوں نے دشمنی اللہ سے تو نہیں کی تھی وہ اللہ کے انکاری تو نہیں تھے وہ سب اللہ کو مانتے تھے اللہ کی پوجا کرنے میں ان کو کیا مسئلہ تھا دشمنی ان کو ساری حضورؐ سے تھی اگر اس کی اطاعت کرے گے تو اس کے آگے جھکنا پڑے گا، ہمیں اس کے قدم جھکانے ہوگے، ہم کو اس کے آگے سر کو خم کرنا پڑے گا بس یہ نہیں ہم کر سکتے۔ حضور کے ساتھ دشمنی ہے تو میرا بھی وہ دشمن ہے، بھاری بیڑیاں، گلے میں پھنس جانے والی غذا، بھڑکتی ہوئی آگ اور دردناک عذاب ہے ان کے لئے۔ (استغفر اللہ)

یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا

زمین و آسمان کو ہلا دوں گا

آگے فرمایا میں یہ سب اس دن کروں گا، جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگے گیا ور پہاڑ ریت کے ٹیلے بن کر بہہ جائے گے۔ ایک تو ریت کی طرح بھر بھرے ہو جائے گے، بہہ جاتی ہے ریت اور ہم ذرا ان کو ان کی جگہ سے ہلا دے گے۔ ایسا اس لئے کہا گیا کہ یہ بھی اپنے دور میں پہاڑوں کی طرح تھے پھر بھی نہیں ہلتے تھے۔ اللہ کہتا ہے میں نے اس دن پہاڑ ہلا دینے ہیں تم کیا شے ہو؟ آج تم اپنا سر سریے کی طرح سیدھے رکھتے ہو اس دن میں پہاڑوں کو بہا دوں گا تمہاری جو پہاڑ جیسی شخصیت ہے تم سے ۶ فٹ کا قد سنبھالا نہیں جا رہا تم کیا شے ہو میرے آگے؟ ہم نے اس لئے یہ مثال اس لئے دی ہے کہ ہم لرزا دے گے زمین اور پہاڑ کو، قرآن کی آیات سنتے ہو لیکن لرزتے نہیں ہو۔ میرے نبی کو برا بھلا کہتے ہو ڈرتے نہیں ہو، ان کی عظمت پر لرزنا نہیں آتا چلو ٹھیک ہے اور ہلتے نہیں ہو اپنی جگہ سے نبی بلاتے ہیں تم نہیں آتے ہو، اس دن جس دن زمین اور پہاڑ لرز جائے گے

تم اس دن لرزو گےتم یہ سوچواور جب پہاڑ بہتے ہوئے ٹیلے بن جائے گےاس دن تم کیسے حرکت کرو گے ذرا یہ سوچو یہ مثال دی ان لوگوں کے لئے جنہوں نے حضورﷺ سے ظلم و زیادتی کا کوئی کونانہیں چھوڑا تھااللہ نے ان کے لئے یوں یہاں مثال دے کر بات ختم کردی ہے،ہم زمین اور آسمان کو ہلا دے گےاور تمہیں بھی ہلا دے گےاور تمہیں بھی بتا دے گے یہ بات کہ ہلانا کسے کہتے ہیں؟اور ساتھ کہا پہاڑوں کا بھی یہ حال ہوگا۔

پہلا نصاب

لہذاایک مبلغ کو، دین کاعلم دینے والےکو،اچھے کام کرنے والوں یا گھر میں جتنے بھی نیک لوگ ہیں ان کے لئے پہلا نصاب ہے **وَاصْبِرْ عَلٰى مَايَقُوْلُوْنَ** قسم سے دل چاہتا ہے ہر گھر کے ڈرائنگ روم میں سینریاں لگائی جاتی ہیں وہاں یہ آیت لگائی جائے،ہر گھر کے ڈرائنگ روم میں ۲۰ فٹ کی۔جو بولے اسے کہے چپ ہوجا،خاموشی اختیار کرواور پھر دیکھو اس کا کرشمہ،چپ رہنے کا جزاوراس کا اجر دیکھو خاموشی تمہیں کتنی برکت عطا کرتی ہے۔اس طرح نیکی کرنے والے پیامبر کے لئے یہ ایک بہت بڑی ہدایت ہےان آیتوں کے اندراللہ آپ کواور مجھے سمجھنے کی توفیق عطافرمائے۔آمین

وَمَاعَلَينَآاِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ